شادی کے معاملہ میں استخارہ اور دعاؤں کی ضرورت

(فرمودہ ۱۶۔ جنوری ۱۹۳۰ء) ؎۱

۱۶۔ جنوری ۱۹۳۰ء بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک نکاح کا اعلان فرمایا۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :

اگرچہ سخت کھانسی کی وجہ سے میں اچھی طرح بول نہیں سکتا لیکن نکاح چونکہ نہایت اہم اور دنیوی معاملوں میں سب سے ضروری ہے اس لئے ایسے موقع پر کچھ کہنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ مجھے نہایت تعجب آتا ہے کہ باوجود اس کے کہ نکاح اہم ترین مسائل میں سے ہے اس کی اہمیت کی طرف توجہ نہیں کی جاتی اور بجائے اس کے کہ وہ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ قواعد کے مطابق کیا جائے تا وہ اس کی طرف متوجہ کرنے کا موجب ہو عام لوگ ذاتی میلانوں اور نفسانی خواہشوں کے ماتحت اسے سرانجام دیتے ہیں۔ ہماری شریعت نے نکاح بلکہ ہر معاملہ کو ہی سرانجام دینے کیلئے ایسے طریقے مقرر کر دیئے ہیں کہ اگر انسان ان پر عمل کرے تو ہر قسم کے فتنوں سے بچ سکتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔ کے ساتھ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔ ؎۲ کا بھی ذکر کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صراط مستقیم حاصل کر لینے کے بعد بھی انسان گمراہ ہو سکتا ہے۔ اسی طرح یہ عین ممکن ہے کہ ایک انسان کی شادی اس کیلئے اولاً بابرکت ہو لیکن بعد میں وہ اس کیلئے رنج کا موجب ہو جائے یا مصیبت کا باعث بن جائے لیکن پھر بھی یہ دیکھنا چاہئے کہ پہلی بنیاد صحیح ہو۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں بعض بچے نہایت تندرست پیدا ہوتے ہیں اور ایک عرصہ تک ان کی صحت بہت اچھی رہتی ہے لیکن بعد میں خراب ہو جاتی ہے اسی طرح بعض بچپن میں بیمار اور مریض ہوتے ہیں

لیکن بعد میں ان کی صحت بہت اچھی ہو جاتی ہے اور وہ خوب مضبوط اور تنومند ہوتے ہیں۔ لیکن ہمیشہ قاعدہ کلیہ کو لینا چاہئے مستثنیات کا خیال نہیں کیا جاتا۔ یوں تو بعض اوقات دیکھا جاتا ہے کہ بڑے بڑے مضبوط نوجوان فوراً مرجاتے ہیں اور دائم المریض بہت لمبی عمر پالیتے ہیں۔ زیادہ پرہیز کرنے والے ہمیشہ بیمار رہتے ہیں اور کوئی بھی پرہیز نہ کرنے والے تندرست رہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سنایا کرتے تھے ایک جنازہ آیا ان دنوں ہیضہ کی بیماری عام تھی۔ جنازہ کو دیکھ کر ایک نوجوان جس کی صحت نہایت اچھی تھی کہنے لگا۔ لوگ خود بدپرہیزی کرتے اور ہیضہ کا شکار ہوتے ہیں۔ میں ان دنوں صرف ایک روٹی کھاتا ہوں اسلئے ہیضہ کا کوئی ڈر نہیں لیکن خدا کی قدرت اگلے ہی دن اس کا جنازہ آگیا۔ کسی نے پوچھا یہ کس کا جنازہ ہے تو کسی دل جلے نے جواب دیا ایک روٹی کھانے والا کا۔ لیکن یہ مستثنیات ہیں۔ قاعدہ کلیہ یہی ہے کہ پرہیز کرنے والے بہت کم بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں اور اچھی صحت والے طبعی عمر پاتے ہیں اور انسان جس راستہ پر چلتا ہے اس کا دوسرا قدم اسی راستہ پر اٹھتا ہے۔

اسی طرح یہ بھی قاعدہ کلیہ ہے کہ اگر انسان اسلام کے مطابق شادی کرے تو عام طور پر نتیجہ اچھا ہی نکلتا ہے۔ اگرچہ یہ بھی ممکن ہے کہ اسلام کے مطابق شادی کرنے کے بعد بھی کوئی خرابی پیدا ہو جائے یا وہ شادی جس کی بنیاد خراب ہو بعد میں اس کی اصلاح ہو جائے لیکن یہ ایسی مستثنیات ہیں جیسے بعض اوقات بیمار اچھے ہو جاتے ہیں اور تندرست مرجاتے ہیں۔ پس مسلمان کا فرض ہے کہ وہ صحیح راستہ پر چلنے کی کوشش کرے۔ شادی کے معاملہ میں اسلام نے جو چیز مقدم رکھی ہے وہ استخارہ ہے اور استخارہ اتنا کرنا چاہئے کہ کسی نہ کسی طرف دل فیصلہ کرلے اور پھر اس کے بعد بھی دعائیں کرتے رہنا چاہئے کیونکہ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ میں شامل ہوجانے کے بعد بھی الْمَغْضُوْبِ اور الضَّآلِّيْنَ میں مل جانے کا امکان ساتھ لگا رہتا ہے[2] اس لئے اس وقت تک دعائیں کرتے رہنا چاہئے جب تک یوم معلوم نہ آجائے۔

احادیث سے ثابت ہے کہ مؤمن کے لئے ایک یوم معلوم ہوتا ہے جس دن اس کی بعثت روحانی ہو جاتی ہے اور اس پر شیطان کا تصرف بالکل نہیں رہتا لیکن جب تک وہ دن نہ آجائے متواتر دعاؤں میں لگے رہنا چاہئے۔

(الفضل ۲۴۔ جنوری ۱۹۳۰ء صفحہ ۷)

[1] فریقین کا تعین نہیں ہوسکا

[2] الفاتحہ : ۷